حالتِ احرام میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے یا نفل غسل کرنا کیسا؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-590 تاریخ:09-11-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا احرام کی حالت میں فرض غسل کے علاوہ نفل غسل بھی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

احرام کی حالت میں فرض غسل کے علاوہ نفل غسل، یا ویسے ہی گرمی دور کرنے اور ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔اس کے جواز کی **اولاً** دلیل یہ ہے کہ اس کی ممانعت نہیں۔**ثانیاً:** حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام کی حالت میں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقامِ ذی طوی پر غسل کرتے اور فرماتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔**ثالثاً:** حاجی کے لیے چند مواقع پر غسل کرنا مسنون و مستحب ہے، جیسا کہ حاجی کے لیے میدان عرفات میں زوال کے بعد وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ غسل واجب تو نہیں ہے، بلکہ نفل ہے اور یہ احرام کی حالت میں ہی ہو گا،لہٰذا احرام کی حالت میں نفل غسل بھی کر سکتے ہیں، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

احرام کی حالت میں غسل کرنا، جائز ہے، چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے: ”ولا بأس للمحرم أن يغتسل فإن عمر رضی اللہ عنه اغتسل، وهو محرم“ ترجمہ: اور مُحرِم کے لیے غسل کرنے میں کوئی حرج

نہیں، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محرم ہونے کی حالت میں غسل کیا۔

(مبسوط سرخسی، جلد4، صفحہ101، دار المعرفہ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے:”لا يتقي الاغتسال ودخول الحمام؛ لأنه عليه الصلاة والسلام «اغتسل، وهو محرم» رواه مسلم وحكى أبو أيوب الأنصاري اغتسال رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه وكان عمر يغتسل، وهو محرم“ترجمہ: محرم غسل کرنے اور حمام میں داخل ہونے سے نہیں بچے گا، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا اس حالت میں کہ آپ مُحرم تھے، اس کو امام مسلم نے روایت کیا اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے (محرم ہونے کی حالت میں) غسل کرنے کو بیان کیا جو کہ متفق علیہ ہے(یعنی امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو روایت کیا ہے)اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ غسل کرتے تھے اس حالت میں کہ آپ محرم ہوتے۔

(تبیین الحقائق، جلد2، باب الاحرام، صفحہ13، مطبوعہ قاھرہ)

مکہ مکرمہ میں داخلے کے لیے غسل کرنے سے متعلق صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک میں

ہے:”عن نافع، قال: كان ابن عمر رضي الله عنهما «إذا دخل أدنى الحرم أمسك عن التلبية، ثم يبيت بذي طوى، ثم يصلي به الصبح، ويغتسل»، ويحدث أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك“ترجمہ: حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کے قریب پہنچ جاتے، تو تلبیہ سے رک جاتے، پھر مقام ذی طوی پر رات گزارتے اور، پھر صبح وہاں نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور فرماتے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، جلد2، صفحہ144، رقم الحدیث1573، دار طوق النجاۃ)

مکہ مکرمہ میں داخلے کے لیے غسل کرنا، مُحرم اور غیر مُحرم سب کے لیے مستحب ہے، چنانچہ اس

حدیث کے تحت عمدۃ القاری میں ہے:”وقال ابن المنذر: الاغتسال لدخول مكة مستحب عند جميع العلماء، إلا أنه ليس في تركه عامدا عندهم فدية۔۔۔ والغسل لدخول مكة ليس لكونها محرما، وإنما هو لحرمة مكة حتى يستحب لمن كان حلالا أيضا“ترجمہ: ابن منذر نے فرمایا کہ مکہ میں داخل ہوتے

وقت تمام علماء کے نزدیک غسل مستحب ہے، مگر یہ کہ جان بوجھ کر اس کے ترک میں کوئی فدیہ لازم نہیں۔۔۔اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا، محرم ہونے کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ یہ مکہ مکرمہ کی حرمت کے پیش نظر ہے، یہاں تک کہ یہ غیر محرم کے لیے بھی مستحب ہے۔

(عمدۃ القاری، جلد9، صفحہ 207،208، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

"شرح النووی للمسلم" میں ہے:" واتفق العلماء على جواز غسل المحرم رأسه وجسده من الجنابة بل هو واجب عليه وأما غسله تبردا فمذهبنا ومذهب الجمهور جوازه بلا كراهة" ترجمہ: اور علماء کا محرم کے جنابت سے اپنے سر اور جسم کو دھونے پر اتفاق ہے، بلکہ اس پر (غیر حاجی کی طرح جنابت سے غسل) واجب ہے، اور بہر حال ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرنا، تو ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ بلا کراہت جائز ہے۔

(شرح النووی للمسلم، جلد8، صفحہ126، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

حاجیوں کے وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنے کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"

وسن۔۔۔(لاجل احرام و)فی جبل (عرفۃ) بعد الزوال" ترجمہ: اور احرام کے لیے اور میدان عرفات میں زوال کے بعد غسل سنت ہے۔

(تنویر الابصار مع درمختار، جلد1، صفحہ340،341، دار المعرفہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں:" جب دوپہر قریب آئے نہاؤ کہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ ہوسکے تو صرف وضو (کرلو)۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1123، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

13 جمادی الاولی 1446ھ/09 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے